زبان کے گناہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

X☆X☆X

آج کے اکثر مسلمان زبان کے گناہوں کی ہلاکت سے بے خبر ہیں۔ جھوٹ، غیبت، بہتان، تلخ کلامی، گالیوں، جھوٹے لطیفوں اور فضول گفتگو سے اکثر مسلمان اپنی دنیا اور آخرت کو کانٹوں سے بھر رہے ہیں۔ جھوٹ بولنا اور غیبت کرنا *Professional Sins* بن چکے ہیں. گھر سے باہر انتہائی میٹھی زبان استعمال کرنے والے اکثر خواتین وحضرات ایسے ہیں جن کی بدزبانی سے اُن کے گھر والے پناہ مانگتے ہیں. اس میں نیک اور بد دونوں شامل ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ زبان کا غلط استعمال دنیا میں رُسوائی، بے سکونی اور شرمندگی کا اور آخرت میں اللہ کے عذاب کا باعث ہے۔ زبان کے گناہوں سے بچنے کے لیے ہمیں اللہ کے احکام اور محمد رسول اللہ ﷺ کے فرمان یاد رکھنے چاہئیں.

أعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم

اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿ وَقُلْ لِّعِبَادِيْ يَقُوْلُوا الَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ ۚ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَنْزَغُ بَيْنَهُمْ (53) ﴾

[بنی اسرائیل:17] ''اور میرے بندوں سے کہہ دو کہ وہ بات کہیں جو بہترین ہو۔ یقیناً شیطان اُن کے درمیان جھگڑا کرواتا ہے''

[☆ : اکثر ناراضگیوں اور جھگڑوں کی وجہ زبان کا غلط استعمال ہوتا ہے۔ لڑائی اور فساد سے بچنے کی بہترین تدبیر زبان کا محتاط استعمال ہے]

اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ (17) مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ (18) ﴾ ''جب لیتے ہیں دو لینے والے، دائیں طرف اور بائیں طرف بیٹھے ہوئے۔ نہیں بولی جاتی کوئی بات مگر اُس کے پاس ایک راہ دیکھنے والا تیار ہوتا ہے'' [قٓ:50] [☆ : ہر انسان کے دائیں کندھے پر نیکیاں اور بائیں کندھے پر گناہ لکھنے والا فرشتہ موجود ہے۔ زبان سے نکلی ہوئی ہر بات نیکی یا بدی کے طور پر لکھ لی جاتی ہے]

اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿ وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۭ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا (23) ﴾

[بنی اسرائیل: 17] ''اور حکم کر چکا تمہارا ربّ کہ عبادت نہ کرو اُس کے سوا کسی کی اور والدین کے ساتھ احسان کرو۔ اگر تمہارے پاس اُن میں سے کوئی ایک، یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں، تو اُن کو اُف تک نہ کہو اور اُنہیں مت ڈانٹو اور اُن سے ادب سے بات کرو''

[☆ : اللہ نے بوڑھے والدین کو اُن کی کسی ناگوار بات پر ''اُف'' تک کہنے اور اُنہیں ڈانٹنے سے منع فرمایا ہے اور اُن کے ساتھ ادب سے بات کرنے کا حکم دیا ہے۔ پرائے لوگوں کی خاطر اپنے والدین سے بدکلامی کرنے والوں، اُنہیں ڈانٹنے یا اُن کی بے ادبی کرنے والوں کی مثال ''دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا'' جیسی ہے۔ یہ والدین کی بددعاؤں اور اللہ کی لعنت کے مستحق اور پرائیوں کی نظر میں بھی بے عزت]

اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ (19) ﴾

[سورہ لقمن : 31] ”اور پست رکھو اپنی آواز کو بے شک بدترین آوازوں میں گدھے کی آواز ہے“

[☆: اس آیت میں اللہ نے دھیمی آواز میں گفتگو کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔اُونچی آواز سے بولنا گدھے کی خصلت ہے،انسان کی نہیں]

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ غیبت کیا ہے؟“ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اُس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم اپنے بھائی کو ان الفاظ کے ساتھ یاد کرو جنہیں وہ پسند نہیں کرتا“ پوچھا گیا کہ اگر میرے (کسی) بھائی میں وہ بات موجود ہو جو میں کہہ رہا ہوں تو پھر؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر اُس میں وہ بات موجود ہے جو تم کہہ رہے ہو تو تم نے اُس کی غیبت کی اور اگر اُس میں وہ بات موجود نہیں ہے جو تم کہہ رہے ہو تو تم نے اُس پر بہتان لگائی“ [رواہ امام مسلمؒ]

[☆: کسی کے حقیقی عیب کو لوگوں پر ظاہر کرنا غیبت کہلاتا ہے۔کسی پر ایسے عیب کا الزام لگانا جو اُس میں موجود نہ ہو بہتان کہلاتا ہے۔]

اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿ وَلَا يَغْتَب بَّعْضُكُم بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَن يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا (12) ﴾

[سورہ الحجرات :49] ”اور ایک دوسرے کی غیبت مت کرو۔کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھائے؟“

[☆: غیبت یا چغلی کرنا سنگین گناہ ہے۔چغل خور کا چغلی کھانا اللہ کی نگاہ میں ایسے ہی ہے جیسے اُس نے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھایا]

اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ (17) يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (18) ﴾

[ق : 50] ”بے شک جو لوگ بہتان لگاتے ہیں پاکیزہ ،بے خبر ایمان والیوں پر ،اُن پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور اُن کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔جس دن اُن پر گواہی دیں گی اُن کی زبانیں اور اُن کے ہاتھ اور اُن کے پاؤں جو کچھ وہ کرتے تھے“

[☆: اسلام میں چار گواہ پیش کیے بغیر کسی عورت پر زنا کی تہمت لگانا کبیرہ گناہ ہے۔محمد رسول اللہ ﷺ کی پاک بیویوں میں سے یا کسی عام مسلم عورت پر تہمت لگانے والوں پر اللہ کی لعنت ہے۔قیامت کے دن ان کی زبانیں، ہاتھ اور پاؤں ان کی تہمت کی گواہی دیں گے]

حضرت ابوسعیدؓ اس حدیث کو مرفوع روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں ”جب انسان صبح کرتا ہے تو اُس کے تمام اعضاء زبان کی منت سماجت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں تجھے اللہ سے ڈرنا چاہیے،ہم یقیناً تیرے ساتھ ہیں،اگر تو درست رہے گی،تو ہم بھی درست رہیں گے اور اگر تجھ میں ٹیڑھا پن آ گیا تو ہم بھی سیدھے راستے سے ہٹ جائیں گے“ [رواہ امام ترمذیؒ]

[☆: بے سوچی سمجھی باتوں سے انسان کا پورا جسم لعن طعن کا شکار ہوتا ہے اور محتاط گفتگو یا خاموشی سے پورا جسم عزت اور وقار پاتا ہے]

حضرت سفیان بن عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! میرے لئے آپؐ سب سے زیادہ کس چیز سے خطرہ محسوس کرتے ہیں؟ تو اپنی زبانِ مبارک پکڑ کر محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اِس سے“ [رواہ امام ترمذیؒ]

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کیا تم جانتے ہو کہ لوگوں کو کثرت کے ساتھ جنت میں کیا چیز داخل کرے گی؟ وہ اللہ کا ڈر اور بہترین اخلاق ہے۔ کیا تم جانتے ہو کہ لوگوں کو کثرت کے ساتھ جہنم میں کیا چیز داخل کرے گی؟ وہ دو کھلی چیزیں، زبان اور شرمگاہ ہیں“ [رواہُ امام ترمذیؒ وابن ماجۃؒ] [☆ : زبان اور شرمگاہ کا غلط استعمال اکثر انسانوں کو جہنم واصل کرے گا]

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بے شک ایک شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا کلمہ زبان سے نکالتا ہے اور اس کو معمولی سمجھتا ہے، اللہ اس کلمہ کے کہنے پر اُس کے درجات بلند فرماتا ہے اور بلاشبہ ایک شخص اللہ کی ناراضگی کا کلمہ کہتا ہے اور اس کو معمولی سمجھتا ہے، تو اس معمولی کلمہ کی وجہ سے وہ جہنم رسید ہو گا“ [رواہُ امام بخاریؒ]

بہز بن حکیمؒ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ شخص تباہ و برباد ہو گیا جو لوگوں کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ بولتا ہے۔ اُس کے لئے دوزخ ہے، اُس کے لئے دوزخ ہے“ [رواہُ امام احمدؒ، ابو داؤدؒ، ترمذیؒ وابن ماجۃؒ]

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک شخص ایک (جھوٹ) بات صرف اس لئے کہتا ہے تا کہ لوگوں کو ہنسائے، وہ شخص اس بات کی وجہ سے آسمان اور زمین کے درمیان کی مسافت سے زیادہ گہرائی میں (جہنم میں) گرایا جائے گا اور بلاشبہ آدمی اپنے پاؤں کے پھسلنے سے اتنا نہیں گرتا جتنا اپنی زبان کی وجہ سے گرتا ہے“ [رواہُ امام بیھقیؒ فی شعب الایمان]

[☆ : اسلام میں خوش طبعی کی باتیں کرنا منع نہیں ہے۔ لیکن جھوٹی باتیں سُنا کر ہنسانا زبان کا ایسا گناہ ہے جس کی سزا جہنم کی آگ ہے]

حضرت ابوھریرہؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ بُرا اُس کو پاؤ گے جو دوغلا (Double Cross) ہے۔ ان لوگوں کے پاس کچھ بات کہتا ہے اور دوسروں کے پاس کچھ کہتا ہے“ [رواہُ امام بخاریؒ]

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص خاموش رہا نجات پا گیا“ [رواہُ احمدؒ، ترمذیؒ، دارمیؒ]

[☆ : زبان سے گناہ کی باتیں کرنے کے بجائے خاموش رہنے والے اپنے اعمال نامے میں گناہوں کے اضافے سے بچ جاتے ہیں]

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے ابو ذر! کیا میں تمہیں ایسی دو باتیں نہ بتاؤں جو بظاہر ہلکی ہیں اور وزن کے اعتبار سے بھاری ہیں؟“ حضرت ابو ذرؓ نے کہا ضرور بتایئے۔ فرمایا: ”وہ زیادہ خاموشی اور اچھا اخلاق ہے۔ اُس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، لوگ جو عمل کرتے ہیں اُن میں سے کوئی بھی ان دونوں کے برابر نہیں“ [رواہُ امام بیھقیؒ فی شعب الایمان]

حضرت عمران بن حطّان روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ذرؓ کے پاس آیا، میں نے اُنہیں مسجد میں سیاہ چادر لپیٹے ہوئے تنہائی میں پایا۔ میں نے اُن سے پوچھا اے ابو ذر! یہ تنہائی کیسی ہے؟ اُنہوں نے کہا: میں نے سُنا کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تنہائی بُری صحبت سے بہتر ہے اور نیک صحبت تنہائی سے بہتر ہے اور (فرشتوں سے) اچھی باتیں تحریر کروانا خاموشی سے بہتر ہے اور خاموش رہنا (فرشتوں سے) بُری باتوں کے تحریر کروانے سے بہتر ہے“ [رواہُ امام بیھقیؒ فی شعب الایمان]

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْن